محمد افضل ساقی☆

اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا!

۱۸/اکتوبر ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک کی سہانی صبح کو بیدار ہو کر میں مسجد میں نمازِ فجر ادا کرنے کیلئے پہنچا، نماز ادا کرنے کے بعد جو سب سے پہلی غمناک خبر ملی وہ یہ تھی کہ رات ساڑھے نو بجے محترم اُستاد مولانا عطاء اللہ طارق وفات پا گئے ہیں۔ خبر سنتے ہی مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا، ان کا روحانی بیٹا ہونے کے ناطے آنکھوں میں آنسو اُتر آئے اور زبان پر ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾ کا وِرد جاری ہو گیا۔ میں چپ چاپ گھر کی طرف روانہ ہوا۔ ان کی باتیں اور ان کا خطیبانہ انداز میرے کانوں میں غیبی آواز کی طرح گونج رہا تھا۔

اُستادِ محترم رحمہ اللہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کے بارے میں تأثرات حوالۂ قرطاس کرنے کو میں سعادت سمجھتا ہوں۔ آپ عملِ پیہم اور جہدِ مسلسل کی تصویر، حق گوئی و بیباکی میں اپنی مثال آپ تھے، انتہا درجے کے سادہ، خوش اخلاق، نرم مزاج، پختہ قوت ارادی کے مالک اور عزم و ہمت کے کوہِ گراں تھے، اللہ نے ان کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا اور انہوں نے اپنی تمام صلاحیتوں کو خدمتِ دین میں صرف کیا۔

مولانا رحمہ اللہ ۴۰ سال تک ایک ہی منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے رہے، ان کا خطبہ جمعہ سننے کیلئے گگو منڈی کی مرکزی مسجد میں آذان سے قبل ہی تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی۔ جب مولانا اس علاقہ میں آئے تو گگو منڈی کی موجودہ مرکزی مسجد کا نام ونشان تک نہ تھا۔ جب آپ نے اس جگہ پہلی نماز باجماعت اَدا کی تو آپ کے پیچھے صرف دو مقتدی تھے۔ آج اُن کی انتھک کوششوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس علاقے کا سب سے بڑا اجتماعِ خطبۂ جمعہ میں مولانا کے ہاں ہوتا تھا۔

آپ مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور مولانا معین الدین لکھوی کے خاص شاگردوں میں تھے، ایک عظیم خطیب اور مصنف بھی تھے۔ کتاب مُسند أبي هُريرَة آپ کی ایک بہت بڑی کاوِش ہے، اس کتاب میں آپ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اُن تمام روایات کو جمع کیا ہے جو بخاری و مسلم میں موجود ہیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ اس کتاب کو مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ اس طرح آپ نے علاقے کے خطبا کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے 'خطباتِ طارق' اور 'مواعظِ طارق' کے نام پر کتب لکھیں۔

مولانا اس علاقہ میں ایک بڑا اِدارہ بنانے کے خواہشمند تھے، اس ادارہ کا نام انہوں نے مرکز اہلحدیث جامعہ عثمانیہ رکھا ہے، اس ادارہ کیلئے آپ نے اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر محنت شروع کر رکھی تھی لیکن ابھی یہ تکمیل کے

☆ سابق متعلّم کلیۃ الشّریعۃ جامعہ لاہور الاسلامیہ

مراحل تک نہیں پہنچا تھا کہ محترم استاد اچانک طبیعت خراب ہونے کے بعد اس دنیائے فانی کو خیر باد کہہ گئے۔

نماز جنازہ

محترم و مشفق اُستاد رحمہ اللہ کے جسدِ خاکی کو سپردِ خاک کرنے کا پروگرام بعد نمازِ جمعہ طے پایا۔ نماز جنازہ میں شرکت کرنے کیلئے سوگواران کی آمد نمازِ فجر کے فوراً بعد شروع ہوگئی تھی۔ راقم صبح جامع مسجد قدس اہلحدیث گگومنڈی میں پہنچا تو ایک جمِ غفیر کو سامنے پایا۔

اس دن کا منظر بھی کس قدر عجیب تھا، ہر آنکھ آنسوؤں سے چھلک رہی تھی اور ہر دِل مرحوم کی یادوں کو دل میں بسائے جذبات پر ضبط نہ کرتے ہوئے غم واندوہ میں تڑپ رہا تھا، اگرچہ ان رونے اور سسکنے والوں میں آپ کے خونی عزیزوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی۔

آپ کی جگہ جمعتہ المبارک کا خطبہ حافظ عبدالستار حسن صاحب نے دیا۔ خطبہ جمعہ میں اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حافظ صاحب نے خطبہ جمعہ میں مولاناؒ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ نمازِ جنازہ کا انتظام گگومنڈی کی وسیع ترین بسم اللہ کاٹن فیکٹری میں کیا گیا۔ نمازِ جمعہ کے کچھ دیر بعد آپ کی میت کو گھر سے اُٹھایا گیا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے تا کہ کندھا دینے میں آسانی رہے۔ یونہی آپ کی چارپائی کو اُٹھایا گیا۔ اعلان ہوا کہ خطیبِ ہر دلعزیز اور علاقہ کی معروف علمی شخصیت کا جنازہ قبرستان کی طرف لے جایا جارہا ہے۔ جنازہ اُٹھایا گیا، ہر شخص چاہتا تھا کہ میں چارپائی کو کندھا دوں مگر لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے ناممکن تھا۔ راقم نے بڑی مشکل سے بانس کو ہاتھ لگایا اور رش کی وجہ سے فوراً پیچھے آنا پڑا۔ میں نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی ہر شخص کے میری طرح اپنی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے نظر آئے۔ میری زبان سے بے ساختہ الفاظ جاری ہوگئے۔

آگے آگے مسافر کی بارات تھی
پیچھے پیچھے تھا روتا زمانہ چلا

ان کی نمازِ جنازہ میں مختلف مکاتبِ فکر اور مختلف حیثیت کے مالک افراد کا جوق دَرجوق آنا اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ آج جس شخص کا جنازہ پڑھا جانے والا ہے۔ ذاتی طور پر یہ کوئی متنازعہ نہیں بلکہ ہر دلعزیز اور متفق علیہ شخصیت ہیں۔ آج وہ اس شخص کا جنازہ پڑھنے آئے ہیں جو اُن سے اپنا جنازہ پڑھوانے کی آس لئے ہوئے تھے۔

آپ کی نمازِ جنازہ میں ملک کے نامور علما کرام نے شرکت کی جن میں سے پروفیسر یٰسین ظفر چودھری پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد، شیخ الحدیث مولانا اصغر حازم چیچہ وطنی، مولانا عبد اللہ گورداسپوری بورے والا، حافظ عبدالستار حسن لیہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی دارالحدیث اوکاڑہ، مولانا احمد یار صدیقی ساہیوال، قاری یحییٰ رسولنگری ساہیوال، مولانا ادریس ضیا وہاڑی، مولانا زُبیر احمد ظہیر خوشاب، مولانا عبدالغفار روپڑی لاہور، مولانا عبدالوہاب روپڑی لاہور، پروفیسر حمود الرحمٰن لکھوی اوکاڑہ، احمد علی سیف وہاڑی، مولانا محمد یوسف راجووال، حافظ نور الحسن بورے والا اور میاں محمد جمیل لاہور قابل ذکر ہیں۔ نمازِ جنازہ کا وقت ہوتا جاتا تھا اور لمحہ بہ لمحہ دلوں کی رقت آمیزی میں اضافہ

ہوتا جاتا تھا۔ آخر کار فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار روپڑی ﷾ مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔ چند ایک علما نے مولانا عطاء اللہ طارق کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور پروفیسر حمود الرحمٰن لکھوی صاحب نے مولانا کے صاحبزادے قاضی ابوبکر صدیق کی طرف اعلان کیا کہ والد مرحوم سے کسی کا کوئی معاملہ ہو تو وہ مجھ سے وصول کرسکتا ہے۔ اس کے بعد مناظر اسلام کے صاحبزادے حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب نے خدا کے حضور انتہائی عجز و اِنکسار سے نماز جنازہ میں مرحوم کیلئے استغفار کیا۔ اس علاقہ کی تاریخ میں یہ منفرد اور اہم ترین جنازہ تھا جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

دیدارِ میت

اتنے بڑے جم غفیر کو مرحوم کا آخری دیدار کروانا ایک کٹھن اور مشکل مرحلہ تھا اگرچہ نوجوانوں کی پہلے سے ڈیوٹیاں لگا دی گئی تھیں، لیکن وہ اتنے بڑے رش کو قطار بنا کر مرحوم کا آخری دیدار کرانے سے قاصر رہے۔

دوسری نمازِ جنازہ

نمازِ عصر کے بعد دور دراز سے آنے والے بہت سے لوگ مرحوم کا آخری دیدار اور نمازِ جنازہ کی اَدائیگی کیلئے پہنچ گئے۔ دوسری نمازِ جنازہ میں امامت کے فرائض شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی ﷾ نے اَدا کئے۔

اس کے بعد ایک بہت بڑی تعداد کی موجودگی میں آپ کے جسدِ خاکی کو اُٹھا کر قبرستان لے جایا گیا اور سپردِ خاک کیا گیا۔ اللهم اغفر له وارحمه وارفع درجته في مقام عليين.

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

یقیناً استادِ محترم کی وفات کے بعد ایک ایسا خلا پیدا ہو چکا ہے جس کا پورا ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے گنج ہائے گرانمایاں کیا لئے

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مولانا کے اہل خانہ اور احبابِ جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

☆ …… ☆ …… ☆

قربانی کی کھالیں جامعہ لاہور الاسلامیہ کو دیجئے!

۹۱۔ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور میں حسبِ سابق قربانی کی کھالیں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اَحباب سے گزارش ہے کہ وہ بذاتِ خود تشریف لا کر کھالیں جمع کرائیں یا فون نمبر 042-5852591/5837339 پر رابطہ کریں، ہمارا نمائندہ آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ ان شاء اللہ!